(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے)

جماعت احمدیہ

کا

تعارف

Introduction
to
The Ahmadiyya Jama'at

Language:Urdū

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

بانی

جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ آپ ۱۳فروری ۱۸۳۵ء بمطابق ۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ کو قادیان (بھارت) میں پیدا ہوئے اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء بمطابق ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ کو وفات پا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔

آپ نے اسلامی کیلنڈر کے مطابق تیرھویں صدی ہجری کے آخر اور چودھویں صدی کے شروع میں یہ دعویٰ فرمایا کہ میں وہی مسیح موعود اور مہدی ہوں جس کا امت محمدیہ چودہ سو برس سے انتظار کر رہی ہے۔

مقصد بعثت

آپ نے اپنی بعثت کا مقصد یہ بیان فرمایا کہ قرآن کریم اور احادیث کی تعلیمات کے بارہ میں امت میں پیدا ہونے والے غلط خیالات اور نظریات کی اصلاح کی جائے اور مختلف فرقوں کے اختلافات کو دور کیا جائے اور ساری دنیا میں دلائل کے ذریعہ دیگر تمام مذاہب پر دین حق کی تعلیمات کی برتری اور غلبہ ثابت کیا جائے۔

آپ نے اس بات کی اچھی طرح وضاحت فرمائی کہ دین حق اللہ تعالیٰ کا آخری دین، آنحضرت ﷺ خاتم النبیین اور قرآن کریم آخری شریعت ہے اس کی کوئی آیت نہ منسوخ ہے اور نہ اس میں کسی تبدیلی کی کوئی گنجائش ہے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ

کی اتباع اور برکت کے طفیل اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ مقام عطا فرمایا ہے۔

مثیل مسیح

اس دعویٰ کے ساتھ ہی آپ نے قرآن کریم، احادیث نبویہؐ اور امت کے مسلمہ بزرگوں کی تحریرات سے یہ ثابت کیا کہ بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہونے والے حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود نہیں بلکہ وفات پا چکے ہیں اور امت محمدیہؐ میں مبعوث ہونے والے مامور کو حضرت مسیح علیہ السلام سے بہت سی مشابہتوں کی وجہ سے تمثیلی طور پر مسیح کا لقب دیا گیا ہے جیسے کسی بڑے سخی کو حاتم طائی اور بہت بہادر کو شیر کہہ دیتے ہیں۔

مسیح اور مہدی ایک وجود ہے

آپ نے ثابت کیا کہ مسیح اور مہدی ایک ہی وجود کے دو نام ہیں اور اس کی جو علامات قرآن کریم میں اشارۃً اور احادیث نبویہؐ میں تفصیل کے ساتھ بیان ہوئی ہیں اور بزرگان امت پر خدا نے جو انکشافات فرمائے وہ سب آپ کے زمانہ اور آپ کی ذات میں پورے ہو رہے ہیں۔

انتظار اور ظہور

تیرھویں صدی کے آخر تک یہ علامات ایک ایک کر کے پوری ہو رہی تھیں اور تمام عالم اسلام اس موعود کے انتظار میں گھڑیاں گن رہا تھا کہ آپ نے ۱۸۸۲ء میں خدا کے الہام سے ماموریت کا دعویٰ فرمایا اور دین کے حق میں تمام مذاہب باطلہ خصوصاً عیسائیت اور آریہ دھرم کے خلاف عظیم قلمی اور روحانی جہاد شروع کیا جسے دیکھ کر اس دور کے غیر متعصب علماء نے مذاہب باطلہ کے خلاف آپ کو فتح نصیب جرنیل قرار دیا۔

جماعت کی بنیاد

۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو آپ نے ایک جماعت کی بنیاد رکھی اور پیشگوئیوں کے مطابق اس کا نام جماعت احمدیہ رکھا جس کے ابتدائی ممبر چالیس تھے اور اب یہ جماعت کروڑوں سے تجاوز کر چکی ہے۔ ۱۹۴۷ء تک جماعت احمدیہ کا مرکز قادیان (بھارت) تھا۔ ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے بعد جماعت قادیان سے ہجرت کرنے پر مجبور ہوئی اور ربوہ (پاکستان) میں نیا مرکز بنایا گیا۔

نشانات

آپ کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی آسمانی اور زمینی نشانات دکھائے جن میں خصوصیت کے ساتھ ۱۸۹۴ء میں چاند سورج گرہن اور ۱۹۰۲ء میں طاعون کا نشان قابل ذکر ہیں۔ ان کا ذکر الٰہی نوشتوں میں موجود ہے۔ آپ کے دعویٰ کے بعد آپ کی سخت مخالفت ہوئی اور آپ اور آپ کی جماعت کو سخت ابتلاؤں سے گزرنا پڑا۔ مگر وہ بتدریج اپنی منزل کی طرف بڑھ رہی ہے اور اب دنیا کے دوصد کے قریب ممالک میں جماعت احمدیہ کی مضبوط شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔

خلافت احمدیہ

آپ کی وفات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو جماعت احمدیہ میں خلافت کا سلسلہ قائم ہوا۔ اب جماعت کے پانچویں امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب آپ کے جانشین ہیں جن کی سکونت اس وقت لندن میں ہے اور وہاں سے دین حق کی اشاعت کی تمام کارروائیوں کی نگرانی

فرما رہے ہیں۔ آپ کے خطبات جمعہ، دیگر اہم تقاریر اور دینی پروگرام ڈش کے ذریعہ تمام دنیا میں M.T.A پر دیکھے اور سنے جاتے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کے ذریعہ مختلف قوموں اور علاقوں کے افراد ملت واحدہ بن رہے ہیں۔

خدمات

جماعت احمدیہ نے دین حق کی جو عظیم الشان خدمات کی ہیں ان کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

☆ نصف صد سے زائد زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت۔

☆ دنیا کی ۱۲۷ زبانوں میں قرآن کریم اور احادیث کی تعلیمات کی خوبیوں اور ان کی سچائی کے دلائل اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات کی اشاعت۔

☆ دنیا بھر میں ہزارہا عبادت گاہوں کی تعمیر جن میں سپین میں ۷۰۰ سو سال کے بعد پہلی بیت الذکر شامل ہے۔

☆ جماعت احمدیہ کے زیر انتظام دنیا بھر میں اس وقت سینکڑوں پرائمری سکول درجنوں ہائی سیکنڈری سکول اور بیسیوں ہسپتال اور سینکڑوں ہومیو ڈسپنسریاں خدمت خلق میں مصروف ہیں۔

☆ عالم اسلام کے وقار کو بلند کرنا، آزادی کی تحریکوں میں امداد خصوصاً تحریک پاکستان میں گرانقدر خدمات، مسلمانوں کے علمی، اخلاقی، تعلیمی اور اقتصادی معیار کو بڑھانے کی بھرپور کوشش جن کا غیر متعصب مسلمان رہنماؤں کو بھی اعتراف ہے۔ جن کو جمع کریں تو ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔

شرائط بیعت

احمدیت کا پیغام انفرادی اور اجتماعی طور پر دین حق اور اس کے ماننے والوں کی زندگی کا پیغام ہے۔ اس کی ایک دلیل وہ شرائط ہیں جن کو تسلیم کر کے ایک شخص جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہے ان کا خلاصہ یہ ہے۔

۱۔ شرک سے اجتناب۔ ۲۔ جھوٹ، زنا اور دیگر بدیوں سے بچنا۔ ۳۔ نماز پنجگانہ اور تہجد کی ادائیگی۔ درود شریف اور استغفار پڑھنا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا ۴۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو تکلیف نہ دینا ۵۔ اللہ کے ساتھ وفاداری اور اس کی رضا پر راضی رہنا ۶۔ قرآن کریم کی تعلیمات پر کاربند ہونا ۷۔ تکبر اور نخوت سے بچاؤ ۸۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ۹۔ ہمدردی خلق ۱۰۔ امام مہدی سے پختہ تعلق اخوت۔

ان شرائط کو پڑھ کر خوب واضح ہو جاتا ہے کہ احمدیت کوئی نیا دین اور شریعت پیش نہیں کرتی اور یہ شرائط قرآن و حدیث کے خلاصہ کے طور پر اخذ کی گئی ہیں۔ جماعت احمدیہ کا کلمہ، ارکان دین اور دیگر تمام اصولی امور وہی ہیں جن پر امت کاربند ہے۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر میرا یہی ہے

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے